رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۰

نُور افشان

حقیقی نُور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۶ دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء | نمبر ۴۹

دستور العمل نُور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ۱۲/

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی ۲/

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد ۳/

غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ۳/

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی ◆

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ہے
چوتھائی کالم	صہ	ہے	للعہ
نصف کالم	ہے	للعہ	دعہ
پورا کالم	للعہ	دعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	مام

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ◆

نوٹ - نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول - مِن تصنیف ایڈورڈ اے آئنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لیے پر تابیز بچونکوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

صحت جسمی - مِن تصنیف قاضی میر محمد کونجی - فارسی اردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیے +

انجیل برنباس - مِن تصنیف عبد الاحد از کاٹرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی - پادری ہگیس صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں - قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم { مِن تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو - رابرٹس صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اردو اور رومن بھی چھاپی گئی - قیمت ۴ر - اُردو ۸ر - اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری - ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اسکا مطالعہ کرے - مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض - ۱۲۰ صفحے قیمت اردو ۴ر - ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر - اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ؟ کتاب کی قیمت صد ہا گُنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی - قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل - فارسی اردو قیمت ۱ر

ذات وچار - فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری - مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ - رومن اُردو ۶ر - فارسی اردو ۴ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بُک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے - ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمارداران - یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازمونکے لئے مدد دیجاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہے - ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت ۱۰ر +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نورافشان

لودیانہ جمعہ ۲۰ دسمبر ۱۹۱۲ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

چٹاگانگ سے خبر آئی ہے۔ کہ آسام بنگال ریلوے کے اسٹیشن دھوم کے قریب بہت زلزلے آئے ہیں اور وہاں کے لوگ گھر بار کو چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔ دو برس ہوئے کہ ایسا ہی حال ہوا تھا۔ اور تمام عمارتیں شکست ہو گئی تھیں۔

براذیل کی گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ یورپ میں اور شمالی امریکہ میں جو جہاز کافی لے جاتے ہیں اُن پر جرمانہ کیا جاوے۔

بمبئی کے گورنر نے پونا میں ایک نئے محمڈن سکول کی نیو ڈالی اس سکول کے لئے سر کریم بھائی ابراہیم نے ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔ اور اُن کی بیٹی نے ۵۰۰۰ روپیہ اور بیٹے نے ۲۵۰۰۰ روپیہ دیئے۔

ڈیرہ غازیخاں کے سول سرجن نے حکم دیا ہے کہ حد کے اندر دھان نہ بویا جاوے۔ کیونکہ اس سے لوگوں کی تندرستی میں خلل آنے کا اندیشہ ہے۔

کابل کی گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ فوج میں بھرتی کرنے کا انتظام ٹھیک کیا جائے تاکہ کم از کم ہر آٹھ لوگوں میں ایک سپاہی بنے۔

یہہ خبر حیرت افزا ہے کہ اس بلقان جنگ میں بلغاریوں کے ۱۰۰۰۰ سپاہی کام آچکے ہیں۔

قسطنطنیہ کی خبر ہے کہ ۱۰۰۰۰ ترک جو گرفتار کئے گئے تھے وہ کونیا کو روانہ کئے گئے ہیں۔ اُن میں تین جرنیل بھی ہیں۔

یہہ امر قرین قیاس تصور کیا جاتا ہے۔ کہ اہل بلغاریہ حسین قلعہ علمداری پر قبضہ رکھنا چاہتے ہیں۔ چونکہ اُس پر قابض ہو گئے ہیں۔ اس وجہ سے وہ اب جنگ میں سبقت نہ کریں گے۔ بلکہ اب اُسے ترکوں کے لئے چھوڑ دینگے۔

ترک لوگ موناسٹیلا پر قبضہ ہونے کے خیال سے یعنی گیلیوپی کی فوج کو مدد پہونچا رہے ہیں۔

آسٹریا اور جرمن کے اخبارات روس اور آسٹریا کی جنگی افواج کی فراہمی کے حالات سے بھرے ہوئے ہیں۔ لیکن برلن میں رائے ظاہر کی جاتی ہے۔ کہ دونوں ملک صرف نمائشی کارروائی کر رہے ہیں۔ کیونکہ حسابات کی تنقیح اچھی طرح ہوتی جاتی ہے کہ آسٹریا اور سرویہ کے باہمی معاملات کا فیصلہ ہو جائیگا۔

پراگ کے ایک اخبار نے بیان کیا ہے۔ کہ جرمن نے ایک لاکھ تیس ہزار فوج محفوظ طلب کی ہے۔

واشنگٹن اخبار فرینک فرٹر سیٹنگ کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ قیصر جرمنی سے چاہا گیا ہے کہ وہ آسٹریا اور روس کے مابین سمجھوتہ کرا دیں۔

(یہہ کو خبر آئی) نیم سرکاری حیثیت سے بیان ہوا ہے کہ آسٹریا میں بہت بڑے پیمانہ کے ساتھ جنگی تیاریاں ہونے کی جو خبریں آئی ہیں وہ بہت مبالغہ آمیز ہیں ساری کارروائی صرف اس حد تک ہو رہی ہے کہ بعض فوجوں کی تعداد زمانہ صلح کی پوری تعداد کے برابر کر دیگی۔

صوفیہ کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ ترکوں نے اڈریانوپل میں جس کی قبضہ اور ہفتہ کو اہل بلغاریہ کے مورچوں پر سخت گولہ باری کی۔

۱۶ ماہ حال کی ایک تار برقی سالونیکا سے غیر معمولی ذریعے وصول ہوئی ہیں جس میں بیان ہے کہ اہل سرویہ نے ترکوں کے گاؤں کو بے رحمی کے ساتھ لوٹ لیا اور سالونیکا میں داخل ہونے کے بعد اچھی طرح سے لوٹ مار شروع کر دی

۱۰ ماہ حال کو متفقہ ریاستوں کی فوجوں اور عیسائی باشندوں کے مابین گریوں کی بابت بہیا چلتی رہی اور بہت سے آدمی کام آئے۔ کانسلوں کے حکام یونان سے جو حملات کی نقب زنی کی واردتیں نہ ہونے پائیں۔ اس کا کوئی نتیجہ پیدا نہیں ہوا۔

بغداد کی ایک تار برقی میں بیان ہے۔ کہ اہل سرویہ نے اگر یہاں پر قبضہ کر لیا تو انکی کوئی مخالفت نہیں کیگئی۔

نیم سرکاری حیثیت سے اعلان دیا گیا ہے کہ متحدہ میں یونان اور سرویہ کی فوجیں اس غرض سے تیار کیجا رہی ہیں کہ اگر صلح کی گفتگو میں ناکامی ہو تو وہ فوراً قسطنطنیہ کی طرف جھپٹیں اور اس صورت میں متفقہ ریاستوں کی فوجیں یکجائی طور سے قسطنطنیہ میں داخل ہونگی۔

اخبار کی باتیں

امریکہ کے نئے پریذیڈنٹ ڈاکٹر ووڈروولسن نے ایک اشتہار شایع کیا ہے کہ تمام لوگوں کو چاہئے کہ اپنے ملک کو جسکو بڑے سوداگر لوگ دبائے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کے اختیار سے بری کرادیں۔ اسبات سے کسی اچھے اور ایماندار سوداگر کو نقصان نہ ہونا چاہئے۔

اخبار ڈیلی میل لکھتا ہے کہ بمبئی کے نئے گورنر مسٹر فریڈرک برنسبی مقرر ہوئے ہیں۔ لیکن ابھی گورنمنٹ کی طرف سے کوئی ٹھیک خبر نہیں معلوم ہوئی ہے۔

انگلستان میں ایک کمپنی شکر بنانے کی قایم ہوئی ہے جس کی سالانہ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ چقندر کی شکر انگلستان میں بخوبی پیدا ہوسکتی ہے۔ اور اُس کی پیداوار کے لئے انگلستان میں دس لاکھ ایکڑ زمین موجود ہے۔ اور اس سے ہزاروں لوگوں کی پرورش ہوسکیگی۔ جس کی وجہ سے اکثر شہروں میں آبادی کی کثرت کسی قدر کم ہوجاویگی

امیر کابل بذریعہ موٹر کا کابل سے جلال آباد آئے ہیں جاڑے کے موسم تک یہیں قیام فرماوینگے۔

شملہ میں جو تار برقی کی تاریں لگی ہوئی تھیں وہ ہٹائی جاویگی اور زمین کے نیچے لگائی جاوینگی۔

یونانی فوج نے ترکوں کے بڑے بندرگاہ سلونیکا (جسکا قدیمی نام تسلونیکا تھا) فتح کرکے اپنے پورے قبضے میں کرلیا ہے۔ اور اب گو کہ فتح شدہ زمین ترکوں سے نہ لیجاویگی۔ تاہم یقینی بندرگاہ ہرگز ترکوں کو نہ دیا جاویگا۔

ہلدوانی میں گورنمنٹ نے ایک مرغیوں کا کارخانہ کھولا ہے اور ولایت سے جانور منگا رکھے ہیں۔ لیکن اب معلوم ہوتا ہے ولایتی مرغیاں اس ملک میں کم جیتی ہیں۔ پس کوشش یہی ہے کہ ہندوستانی اور انگریزیوں کو ملا کر دیسی نسل رکھی جاوے جو کہ مضبوط اور قدآور ہوں۔

روس کے جنگی جہازوں میں سے چند لوگوں نے غدر کیا اور اُن میں سے ۷ کو پھانسی کا حکم اور ۲۸ کو جیلخانہ کا حکم ہوا ہے۔

منٹو کے بازار میں ایک آتشباز کے گھر میں آگ لگی۔ اور بارود کے پھٹنے سے ۳۰ لوگ گھر میں دب گئے اور ۲۳ لوگ جو سڑک پر کھڑے تھے مرگئے۔ اور ۱۶۵ لوگ زخمی ہوئے۔

بیلجیم کی ایک ریلوے کمپنی کے ۶۰۰۰۰ شیر یس (حصے) جھوٹے پائے گئے اور کئی ایک بنکوں کو بہت نقصان پہونچا ہے کیونکہ ان حصوں کی قیمت ۶۰ لاکھ روپیہ کے قریب پائی گئی ہے۔ اور بنکوں نے اکثر ان حصوں کو خریدا ہے۔ اور اُن کی ضمانت پر روپیہ قرض دیا ہے۔

سپین کے وزیر اعظم سینر کینیل جس کو ایک انارکسٹ نے چار گولی سڑک پر چلتے ہوئے مارین۔ اور ان کے مرنے کے بعد اپنے کو اسی پستول سے مار ڈالا۔ ملک کو ان کے مرنے سے بہت نقصان ہوا ہے۔ بلکہ اندیشہ ہے کہ گورنمنٹ اُلٹ پلٹ ہوجاوے۔

لڑائی کی خبریں آجکل کسی قدر آتی ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ سچی اور ٹھیک خبریں آنے لگی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آخری لڑائی میں بلگیرین لوگ یا تو بہت تھک گئے ہیں یا اُن کا سامان ختم ہوگیا ہے جس سے وے پورے طور پر ترکوں کا شکست کے بعد پیچھا نہ کرسکے۔ اور ترکوں کو موقعہ ملا کہ اپنی باقی فوج کو اچھی طرح قسطنطنیہ کے قریب قلعہ بند کریں اور ایسا ہی معلوم ہوتا کہ اب ترک زیادہ عمدگی سے لڑرہے ہیں جس سے بلگیرین فوجوں کی فتحیابی کسی قدر رُکی ہے۔ لیکن وہ ایک دن میں اور خبریں آنیوالی ہیں۔ اور تعجب نہیں کہ قسطنطنیہ بھی دو ایک روز میں قابو ہوجاوے بلگیرین لوگوں نے اب تک صوبہ مسیڈونیہ اور تھریس جیت لئے ہیں۔ اور یونانیوں نے سلونیکا (پُرانا نام تسلونیکا جہاں سے مسیحی مذہب پہلے یورپ میں پہونچا تھا) اپنے قابو میں کیا ہے۔ پس اب ترکوں کا بہت کم حصہ یورپ میں رہ گیا ہے۔ اور جلد یورپ کے نقشے میں ترمیم کرنے کی ضرورت پڑیگی۔ کیونکہ جتنا ملک بلگیرین وغیرہ جیت چکے ہیں آیا یورپ کی سلطنتیں ان سے واپس نہ کریں گی۔ لیکن اب اندیشہ یہ ہے کہ یہی بلگیرین۔ سروین یا مانٹی نیگرن لوگ آپس میں ملک تقسیم کرتے وقت جھگڑا نہ کریں۔

سروین فوجوں نے دور اندر جاتے ہوئے راستے میں ڈیراپو اپنا قبضہ کرلیا ہے۔ اور سکوتری کو گھیرے ہوئے ہیں۔

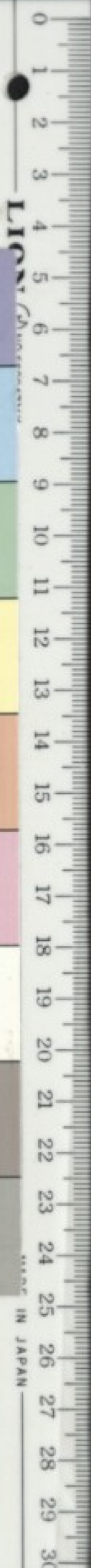
تئیسویں دسمبر کو جب وائسرائے صاحب دہلی میں شان و شوکت کے ساتھ داخل ہونگے۔ تب اُن کے ساتھ اکثر راجہ لوگ بھی ہونگے لیکن مہاراجہ کشمیر کا ارادہ ہے کہ ہاتھی کی سواری میں شریک نہ ہونگے ❖

انگلستان کے وزیر اعظم مسٹر اسکوئتھ نے ایک سپیچ میں کہا کہ جو خیال مسلمانوں اور ان کے مددگاروں کا ہے۔ کہ یورپ کی بڑی سلطنتوں نے بلگیرین وغیرہ لوگوں کو لڑائی سے نہ روکا وہ خیال غلط ہے۔ بلکہ کل یورپ نے تمام کوشش کی اور اپنے ایلچیوں کے ذریعہ سے روکنا چاہا۔ لیکن بالکن لوگوں نے اپنا سب انتظام پکا کرلیا تھا اور آپس میں صلاح کی کہ یورپ کی سلطنتیں ان کا علاج نہ ہونے دیں گی۔ اور علاج صرف یہی باقی ہے کہ ترکوں سے لڑائی کی جاوے۔ اس لڑائی کا نتیجہ ہم دیکھ چکے ہیں۔ کہ ترک لوگ عنقریب کل یورپ میں سے نکالے گئے ہیں۔ اور یورپ کی سلطنتوں کو بلگیرین کی فتحیابیاں ماننی پڑینگی۔ اور یورپ میں ایسی کوئی سلطنت نہیں ہے جو کہ ترکوں کی طرفداری میں بلگیریا وغیرہ سے لڑائی کرے۔

ملایا ریاست نے انگلستان کو ایک بڑا جنگی جہاز قیمتی قریباً ۳ کروڑ روپیہ کا دینے کا وعدہ کیا ہے۔ اور انگلستان کے نیوی نے اُس کو منظور کیا ہے۔ اسبات سے کل انگلستان کے اخبارات بہت خوشی کررہے ہیں۔

کلکتہ کے قریب ایک چلتی ٹرین میں گاڑی سے سٹنے کسی چور نے گھس کر ایک زنانہ گاڑی میں دو عورتوں پر حملہ کیا۔ ایک کو تو اُٹھا کے گاڑی میں سے پھینک دیا۔ اور دوسری کا کل زیور وغیرہ لوٹ لیا۔ ٹرین ٹھہرنے پر یہ چور بھاگ گیا اور تلاش کرنے سے پہلی عورت لاین کے کنارے مری ہوئی ملی۔





ایڈیٹوریل نوٹس

معافی

نمبر ۴

ملزم ومجرم گنہگار انسان کا معاملہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اگر بدوں کسی قسم کی مہلت و فرصت کے وہ تمام گنہگاروں کو صفحۂ دنیا سے معدوم کر ڈالتا تو بھی کچھ نادرست نہ تھا۔ مگر چونکہ وہ مالک و خالق ہے اور اُس کی رحمت اور شفقت بے حد اور لا انتہا ہے۔ اس لئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ ایک دم قہر الٰہی نازل فرما کر تمام آدم زاد کو یکقلم فنا کر ڈالتا۔ کیونکہ وہ خدا ہمہ صفت موصوف ہے۔ جبکہ وہ پاک ہے پر وہ محبت بھی ہے۔ اور جبکہ وہ منصف ہے پر وہ رحیم بھی ہے اس لئے ضرور ہے کہ اُس کے تمام کام اُس کی صفات کو قائم رکھتے ہوئے انجام کو پہنچیں۔ اس واسطے اس کی صفت انصاف کو جس طرح سے قائم رکھا گیا کہ مسبب الاسباب اور کارساز خدا نے اپنے ازلی کلمہ کو دنیا میں مجسم ہونے کے لئے اور انصاف کا تقاضا پورا کرنے کے لئے بھیج دیا اور آپ نے اس خوبی سے تمام شریعت کو پورا کیا کہ جس کے کرنے سے تمام بنی آدم عاجز آگئے تھے۔ اور ساتھ ہی گناہ کی سزا کو اپنے کاندھے پر اٹھایا اور اسکا کامل کفارہ دے دیا۔ ایسا کرنے سے انصاف اور رحم ایک جگہ اکٹھے ہو گئے دونوں راضی ہو گئے۔ دونوں صفات آپ ہی قائم و برقرار رہیں اور محبت الٰہی سے گنہگاروں کی نجات کا معاملہ طے پایا۔ اور خدا کی طرف سے مژدہ نجات بخشش جاری ہوا۔ جس کا اعلان اب تمام دنیا میں ہو رہا ہے گنہگاروں میں سے جو کوئی توبہ اور ایمان کے ذریعے سے خدا کی طرف رجوع کرے وہ معافی کا مستحق ٹھہر سکتا ہے۔ اور آنے والی آفت یعنی دوزخ کے عذاب سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔ اور جو ایمان نہ لاوے اس پر وہی گنہگار کا خوفناک فتویٰ قائم رہیگا۔ اور اس پر کسی قسم کی مہربانی اور رعایت یا نرمی نہ ہوگی۔ وہ انصاف کے بڑے سخت تخت کے نیچے دوزخ کے خطرناک اور نہ برداشت عذاب سے کسی طرح سے بچ نہ سکیگا۔ کیونکہ اُس نے نہ صرف گناہ کیا۔ بلکہ خدا جیسے بزرگ اور عالی حاکم کی مہربانی اور بخشش کی بھی حقارت کی جس کے عوض اُس کی سزا لاحق ٹھہرے گی اور غور کرو وہ ساچہ علاج؟ وہ ابدی ہلاکت سے بچ نہ سکے گا۔

ملک چین کے تین بڑے رکن عیسائی ہیں۔

مسیحی ناظرین نور افشاں کو اس خبر کے پڑھنے سے خوشی ہوگی کہ آجکل دنیاوی مرتبے کے لحاظ سے ملک چین کے تین بڑے نامی گرامی اشخاص مسیحی ہیں۔ جو اپنے ملک کے مذہب کو چھوڑ کر مسیحی ہو گئے ہیں۔ اوّل مسٹر ایچ چین جو چین کی ریپبلک گورنمنٹ کا وزیر اعظم ہے اس صاحب نے امریکہ میں تعلیم حاصل کی ہے۔ دوسرا وینگ چنگ دیل بیم صاحب بھی عیسائی ہیں جنکے والد ایک عیسائی تھے۔ جنہوں نے ایل۔ یونیورسٹی میں تعلیم پائی ہے اور تیسرے وڈنگ فینگ صاحب بھی عیسائی ہیں جو سلطنت کے ایکس منسٹر ہیں۔ یہ تینوں شخص بڑے مشہور و معروف اور عالم و فاضل لوگ ہیں جو آجکل اس بڑی سلطنت کے اعلےٰ عہدوں پر سرفراز ہیں۔ اُمید کامل ہے کہ اس ملک کی حالت خدا کے فضل سے بہتر ہو جاویگی اور اُس کا کلام آگے کی نسبت زیادہ آسانی کے ساتھ پھیلایا جاویگا +

امریکہ کی فیاضی

امریکہ کے ایک تازہ اخبار سے یہ معلوم ہوا ہے کہ سال رواں میں وہاں کے دولتمندوں نے رفاہ عام کاموں کے لئے بارہ کروڑ ساٹھ لاکھ ڈالرس خیرات میں دیئے ہیں۔ اور اس چندے کی فہرست میں سب سے پہلے داد و دہش کرنے والے مسٹر کارنیگی کا اسم مبارک ہے جنہوں نے چار کروڑ ڈالرس دیئے ہیں۔ اس میں سے مستورات کا چندہ دو کروڑ ڈالرس ہے۔ مختلف کاموں کے لئے اس طرح سے چندہ ملا۔

(۱) تعلیم کے لئے چھ کروڑ دس لاکھ ڈالرس۔

(۲) سخاوت کے کاموں کے لئے تین کروڑ دس لاکھ ڈالرس۔

(۳) کلیسیا کے کام کے لئے دو کروڑ ڈالرس۔

(۴) رفاہ عام کاموں کی ترقی کے لئے ایک کروڑ ڈالرس۔

(۵) ہنر کی ترقی کے لئے ایک کروڑ ڈالرس۔

(۶) پبلک لائبریریز کے لئے بیس لاکھ ڈالرس۔

ان مدوں کے علاوہ اور بے شمار عطیات بھی ہیں جنکا ذکر نہیں ہوتا اور کلیسیاؤں کے اخراجات کے لئے اور قسم قسم کے چندے بھی ہیں۔ جن کا شمار لاکھوں سے بڑھ کر کروڑوں تک پہونچتا ہے۔ اس حساب سے صاف پایا جاتا ہے کہ امریکہ کے لوگوں کے دل خیرات کرنے میں کیسے وسیع ہیں اور اُن کے ہاتھ خیرات کے کاموں کے لئے کیسے کشادہ ہیں۔ اور جن میں ایسی وسعت نہیں پائی جاتی اُن کا شمار کم ہے۔ اور وہ ادنے طبقے کے لوگوں میں سے ہیں یہی وجہ ہے کہ ملک امریکہ خدا کی گوناگوں برکتوں سے مالا مال ہے۔

ٹرکی پر مصیبتوں کے پہاڑ

اٹلی کی لڑائی کے شروع ہونے کے بعد ماہ اگست ۱۹۱۲ء سے ٹرکی پر یکے بعد دیگرے مصیبت پر مصیبت پڑتی چلی آ رہی ہے پہلے اٹلی کی لڑائی گذشتہ سال میں شروع ہو گئی۔ جو اب تک بمشکل بند ہوئی ہے۔ پر عرب اور ترک بدستور لڑنے مارنے پر آمادہ ہیں حالانکہ ٹرکی اس ملک طرابلس سے دست بردار ہو گیا ہے۔ طرابلس کا ہاتھ سے جاتے رہنا ٹرکی کے لئے کچھ کم مصیبت نہیں تھی۔ پھر ماہ اگست میں جو نقصان زلزلے سے ہوا اس کا اندازہ اخباروں میں پڑھ چکے ہیں۔ کیا یہ آفت آسمانی و ناگہانی کچھ کم ہے؟ اس کے بعد بلقان ریاستوں سے لڑائی چھڑ گئی جس کے سبب سے طرفین کا کیسا بڑا نقصان جان ہوا ہے۔ اور اب تک ہو رہا ہے اور ابھی یہ مصیبت سر پر تھی کہ دفعتاً ایک آفت آسمانی اور نازل ہوئی کہ دونوں لشکروں میں وبا ہیضہ شدت سے نمودار ہو گئی ہے۔ ان تمام آفتوں اور ناگہانی بلاؤں سے لاکھہا بنی انسان کی قیمتی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ اور ابھی تک امن کی عمدہ صورت نکلتی نظر نہیں آتی ہے۔ یہ سب باتیں انقلاب زمانہ ہیں جنکی نسبت ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎

زمانہ داغ دگرگونہ زد بسینۂ ما ـــ یکی داغ نیک نہ شدہ داغ دگر زد بہ

ہم ان تمام مصیبتوں میں اس ملک اور اس کے باشندوں کے ساتھ ہمدردی میں شریک ہوکر جناب باری کی درگاہ میں دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنا فضل کرے اور سختی اور مصیبت کا زمانہ جلد ختم ہو جاوے۔ اور یہ مصیبتیں جلد دور ہو جاویں۔ اور اس ملک میں صلح اور امن اور تندرستی از سرِ نو اُس کی طرف سے بخشی جاوے۔ اور خونریزی کا دور ختم ہو جاوے۔

بعض اُردو کے مسلمان اخبارات آجکل جبکہ عیسائیوں اور مسلمانوں کے درمیان ٹرکی اور اٹلی۔ اور ٹرکی اور بلقانی ریاستوں میں جنگ شروع ہوگئی ہے۔ عرصہ ایک سال سے عجیب جوش میں آکر مخالفت کی رو سے بھرے ہوئے ہیں۔ پہلے تو وہ اٹلی کو بے تحاشہ گالیاں سناتے رہے۔ اور اب جبکہ وہ فیصلہ شدہ معاملہ ہوگیا ہے۔ تو اب وہ اُن کی گالیوں سے سیر ہوگیا ہے پر اب وہ بلقانی ریاستوں یا عیسائیوں کو بھی اسی طرح سے بڑھ کر بھلا برا کہہ رہے ہیں۔ اور جوش بھرے الفاظ میں اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں۔ خیر ایسی باتوں کا ہونا یعنے جوش قومی ہونا کوئی غیر معمولی بات تو نہیں پر جوش میں آکر گناہ کے مرتکب ہونا تو ضرور بے جا امر ہے اور زیادہ احمقانہ فعل یہ دیکھا جاتا ہے کہ جوش میں وہ اس ملک کے عیسائیوں سے بھی کشیدہ خاطر ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ بھلا کوئی پوچھے کہ کہاں وہ ممالک اور کہاں بے چارے یہاں کے عیسائی اور وہاں کا اور یہاں کے عیسائیوں کا کیا تعلق؟ یا اس لڑائی میں کیا حصہ؟ یہ محض بے جا جوش ہے۔ اس بے فایدہ جوش کو چھوڑ کر چاہئے کہ اس ملک کے سب لوگ جیسے سرکار انگلشیہ کے زیر سایہ امن کے مزے لیتے ہیں اور سرکار کی خیر مناتے ہوئے اتفاق اور میل سے اوقات بسر کرتے ہیں۔ نہ کہ دوسرے ملک کی مصیبتوں کو دیکھکر ناحق دوسروں کی مصیبت میں خود بھی پھنس جاویں۔ ہماری دعا ہے۔ کہ خدا اس ملک کے حاکموں اور رعیت کو امن اور امان کی موجودہ حالت کو ہی ہمیشہ قائم رکھے۔ اور ہمیشہ تک ہماری یہ گورنمنٹ ہمارے سر پر حکمران رہے۔ آمین۔ متعصب اخبارات کو ضرور ایسے وقت میں مذہبی رنگ سے رنگ کر جوشیلے مضامین جن سے لوگ بھڑک جاویں تحریر کرنے چاہئیں۔ کیونکہ عیسائی کا تعلق امن میں خلل ڈالنا ہے۔ جس کا گورنمنٹ وقت کو بھی خیال رکھنا ضروری ہے۔

کانٹیننٹ نام امریکہ کے اخبار میں مرحوم مسٹر ٹامس ایف گریڈی صاحب ایک مشہور و معروف فائلنتھروفسٹ یعنے انسانوں پر رحم کرنے والے کا ذکر لکھا گیا ہے۔ جو نہایت دلچسپ ہونے کے علاوہ تعجب انگیز اور حیرت افزا ہے۔ صاحب موصوف بڑے عالم و فاضل اور نامی گرامی شخص تھے۔ لیکن باوجود اتنے علم و درجے کے کیونکہ وہ سینیٹر اور پولیٹیشن بھی تھے اور بڑے بڑے انسٹیٹیوشن اُن کے متعلق تھے اور وہ اُن کے پریذیڈنٹ یا سکرٹری۔ خزانچی اور بورڈ آف مینیجرس تھے۔ لیکن تھوڑا عرصہ ہوا کہ اُن کا انتقال ہوا۔ اور وہ مرتے وقت بالکل غریبی اور ایسی تنگ حالی کی حالت میں تھے کہ اُن کی تجہیز و تکفین کے لئے چندہ کیا گیا جو اُس کے دوستوں نے اس کے لئے بڑی خوشی سے کیا۔ یہ سچ مچ بات حیرت انگیز ہے۔ کہ ایسا عالم و فاضل اور نامی گرامی شخص ایسی ذلت اور ناداری کی حالت میں پایا جاوے۔ اس کا سبب یہ تھا کہ وہ صاحب اپنی تمام دولت غریبوں اور مسکین کو خیرات کر دیا کرتے تھے۔ اب اُن کے مرنے کے بعد لکھا ہے کہ نیویارک کے بڑے شہر میں اور بوسٹن فلاڈلفیہ۔ شکاگو۔ یا پٹسبرگ میں بے شمار غریب لوگ اس کی یادگار بڑی گرمجوشی سے کر رہے ہیں۔ سچ ہے اس صاحب نے اپنی دولت اس دنیا میں جمع نہیں کی بلکہ اُس نے اپنا خزانہ آسمان پر جمع کیا جہاں پر وہ دنیا کے بڑے بڑے دولتمندوں کے مقابلے میں اب نہایت معزز اور شاندار ہیں۔ اور اُن کی فیاضی کا بہ قدر اُن کو دنیا کی تمام دولت کے مقابلے میں بیش بہا ملیگا۔

ہمعصر کرسچین نیوز مطبوعہ ۲۲ نومبر ۱۹۱۲ء میں بعنوان "جنگ بلقان دہشت کا خوفناک نظارہ" ایڈیٹر صاحب کی طرف سے ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھا گیا ہے جس میں عجیب قسم کے خیالات ظاہر کئے گئے ہیں۔ بادشاہوں اور امیروں کی حالت پر نکتہ چینی کی گئی ہے اور دنیا کی مفلسی کا باعث اُنکے ہی چلن بتائے گئے ہیں۔ خیر یہ اُنکا شخصی خیال ہے ہم اس پر ناحق کی بحث نہیں کرتے پر ایڈیٹر صاحب نے ایک ایسے زمانے کے آنیکا ذکر کیا ہے۔ جسکے پتہ نہیں تا بالکب آویگا۔ اور خدا اُس کے آنے کا ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ حقیقی تہذیب کا زمانہ اُس وقت آویگا جبکہ دنیا میں خود غرضی اور نفس پرستی کا رواج اُٹھکر انسانوں میں مساوات کا عمل برتاؤ ہونے لگیگا۔ ہر ایک توانا و تندرست شخص اپنی قابلیت اور طاقت کے مطابق اپنا فرض ہی فرض اور اکتا ہوا تمام ہی نوع انسان کو اپنا حقیقی بھائی سمجھیگا تمام دنیا کو اپنا ملک خیال کریگا۔ اس وقت ذات پات امیری غریبی میں بالکل تفاوت نہ رہیگی اور ہر ایک ملک کا آدمی دوسرے ملک کو اپنا ملک بلکہ اپنا گھر سمجھیگا بے کار۔ بدمعاش بدچلن۔ چور ڈاکو قطعاً موقوف ہو جاوینگے۔ اور تمام انسان تقدس اور پاکیزگی کو اپنی زندگی کا اعلیٰ مقصد سمجھینگے۔ اس وقت ہماری اولادیں اسلحہ جنگ اور توپوں اور تورپیڈو ناش جہازوں کو حیرت کی نظر سے دیکھا کرینگی۔ اور اُنکی نسبت آپس میں یہ کہا کرینگی کہ ہمارے آباؤ اجداد سخت وحشی احمق اور خود غرض تھے کہ بنی نوع انسان کی تباہی جان و مال کیلئے ایسے ہتھیاروں اور سامانوں کو استعمال کیا کرتے تھے۔ یہ زمانہ درحقیقت بہشتی زمانہ ہوگا۔ اور دنیا نے اسوقت تک جس قدر تغیر و تبدل دیکھے ہیں اُن سے یہ اُمید ہو سکتی ہے کہ ایسا زمانہ ضرور آکے رہیگا۔

ہم مانیں کہ ہمارے ایڈیٹر صاحب کوئی ملہم شخص نہیں ہیں اور نہ انکا دعویٰ نہیں ہو کہ اُنکو الہام سے یہ خبر ملی ہو تو باتیں اُنکے قیاس پر مبنی معلوم ہوتی ہیں۔ پر ہم اُنکو اور سب کو بتانا چاہتے ہیں کہ ایک شخص اس دنیا میں آچکا ہے جسکا نام خداوند یسوع مسیح ہے اُسکی نسبت لکھا ہے کہ وہ سلامتی کا شہزادہ ہے وہ ایک دفعہ دنیا میں آیا کہ اپنی جان کا کفارہ گنہگاروں کیلئے دے اور اب وہ یہ کام کر کے آسمان پر جسم انسانی میں صعود کر گیا ہے لیکن اب امروز فردا میں اُسکے آنیکی انتظاری ہے وہ آکر ایسی بادشاہت قایم کریگا جسکا نقشہ آپنے باندھکر دکھلایا ہے اس بادشاہت کے عیسائی لوگ منتظر ہیں۔ اس کو انگریزی زبان میں Melinium کہتے ہیں۔ جسکا زمانہ ہزار سال ہوگا۔ کاشکہ لوگ اب اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور اس پر ایمان لاکر اسکے شاگرد ہو جاویں تاکہ جب وہ اس بادشاہت کے قائم کرنے کیلئے آوے تو وہ اُسکے ساتھ شریک ہو سکیں +



اقتباس

ایک لڑکے کی محنت

ایک سنڈے سکول کے سپرنٹنڈنٹ نے کہا کہ ہر ایک لڑکا کسی لڑکے کو اپنے ہمراہ لاوے تاکہ سنڈے سکول کی جماعت بڑھ جاوے۔ بعض لڑکوں نے کہا کہ "نئے طالب علم ہم کو کہاں سے ملینگے؟" بعض نے کہا کہ "کوشش کرینگے"۔ ایک لڑکا اپنے باپ کے پاس جاکر اسے کہنے لگا کہ "اے باپ کیا آپ میرے ساتھ سنڈے سکول کو جاؤگے"؟ وہ کہنے لگا کہ "میں تو پڑھ نہیں سکتا"۔ لڑکے نے کہا کہ "استاد سکھلا دیگا"۔ باپ رضامند ہوا اور اُس نے آخرکار ۔۔ سنڈے سکول جاری کئے جن میں ۳۵ ہزار طالب علم پڑھتے تھے۔

پی۔ جی۔ پادر

ضرورت

۲ ۳

مڈل سکول کے لئے ایک تجربہ کار اسسٹنٹ استاد کی ضرورت ہے۔ گریجوایٹ کو ترجیح دیجائے گی۔ تنخواہ حسب لیاقت ملیگی۔

درخواستیں معہ اسناد (جو کہ واپس نہیں کیجائینگی) پادری ڈی بی دکی۔ پرنسپل اور ۔۔ راجپوتانہ کے نام آنی چاہئیں۔

ضرورت

ایک ہندوستانی مسیحی لڑکا جو کہ انگریزی لکھ پڑھ سکتا ہو۔ اُس کو کمپونڈری کا کام سکھلایا جائیگا۔ اور ۔۔ روپیہ ماہوار وظیفہ ملیگا۔

درخواستیں بہت جلد بنام ڈاکٹر جے۔ ولیمس ۳۶ کنٹونمنٹ روڈ لکھنؤ آنی چاہئیں۔

مفید کہانی

رانی کی جان نثاری

گذشتہ سے پیوستہ

خدا نے جو آسمان کا بادشاہ ہے۔ یہ دیکھکر چاہا کہ آدم زاد کو زندگی کا پانی دے۔ پر چونکہ انسان نے گناہ کیا ہے۔ اُس کے فدیہ میں قربانی گذراننی ضرور تھی۔ اس لئے خدا کے بیٹے نے ہم سب کے لئے جان دی۔ تب خدا نے آسمان سے اپنی پاک روح بھیجی جو اُس پانی کی مانند جسکا تم ذکر کرتی ہو۔ آدمیوں کے دلوں کی پیاس بجھاتی اور اُن زندگیوں کو پاک کرتی ہے۔ سنو اس روحانی پانی کی بابت ہماری پاک کتابوں میں کیا لکھا ہے۔ جو کوئی اس پانی کو پیئیگا کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ بلکہ اُس میں پانی کا سوتا ہو جائے گا۔ جو ہمیشہ تک جاری رہے گا۔ کیا تم اس بزرگ اور پاک تثلیث کی پرستش میں بیٹے خدا باپ کی جو ہمارا بادشاہ ہے۔ اور خدا بیٹے کی جو گنہگاروں کے لئے ہمارا کفارہ ہوا اور روح القدس کی جو ہم کو تازگی۔ پاکیزگی اور ہمیشہ کی زندگی بخشتی ہے ہمارے ساتھ شامل نہ ہوگی؟

جب پریمی اپنی نصیحت دے چکتی ہے۔ ہم اپنے پیارے دوستوں کو سلام کرتے ہیں اور اپنے دلوں میں یہ دعا کرتے ہوئے کہ جو کچھ انھوں نے سُنا ہے یاد رکھیں اور اس پر سوچیں رخصت ہوتے ہیں۔

پنجاب کی ہسٹاریکل سوسائٹی کی میٹنگ لاہور میں ۲ نومبر کو منعقد ہوئی اور مسٹر ڈونسر نے اپنی سپیچ میں بیان کیا کہ یورپ میں جو خانہ بدوش جپسی لوگ یعنے (کنجر) موجود ہیں۔ وے ہندوستان ہی سے گئے تھے۔

مراسلات

کیا عیسائیت ایک پولٹیکل تحریک ہے؟

ایک قوم پرست ہندو کی قلم سے نکلا ہوا ایک آرٹیکل بعنوان "کیا عیسائیت ایک پولٹیکل تحریک ہے"؟ جو اخبار ہندوستان لاہور مطبوعہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۱۲ء کے صفحہ ۱۳ میں شائع ہوا ہماری نظر سے گذرا۔ مضمون کے منشا اور مقصد سے بخوبی پتہ لگتا ہے کہ راقم مضمون آریہ سماج کے ایک سیاہ دھبہ کو مٹانے کی عجیب دُھن ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں کوئی ایسی زبردست طاقت کام کر رہی ہے۔ جس نے گویا بیڑا اُٹھا رکھا ہے۔ کہ وہ آریہ کو جس طرح بھی ممکن ہو پولٹیکل تحریک ثابت کرے۔ آخر وہ اس زبردست طاقت کو عیسائی مشنری پوزیشن سے منسوب کرکے ناحق مشنریوں اور عیسائیت پر نازیبا باتیں بنا کر تہذیب اخلاق کے جادہ سے کوسوں دور اصلیت سے کہیں باہر نکل گئے ہیں۔ اور مشنری کام کے اندر پولٹیکل تحریک کو ثابت کرنے کی خاطر عجیب و غریب رموز و اشارات سے ناظرین کو سخت مغالطے میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ اور بے سری الاپ اور بے تکی ہانک سے ایک عالم کے سامنے باعث تمسخر ہوئے ہے

چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

کجا مشنری کام کی غایت اور کجا پولٹیکل تحریک اور وہ بھی ایسی تحریک کہ موجودہ زمانہ میں یہ نام ہی ایسا ہے۔ جو کہ اپنی زبان سے نکالو اور خطرہ ہے کہ خفیہ پولیس کے روزنامچہ میں لکھا گیا اور بس۔ یورپ اور امریکہ کی مسیحی دنیا کی مشنری تحریک سے تمام اہل تہذیب اور خدا ترس انسان واقف اور بخوبی آگاہ ہیں مشنری کام میں اشاعت انجیل اور بنی آدم سے ہمدردی اور تمام قوموں اور ملکوں میں اشاعت دین عیسوی مراد ہے۔ نہ کہ کسی ملکی اور قومی کام میں مدد کرنا اور شامل ہونا مراد ہے۔ اور کسی قوم

کی طاقت بڑھانا مراد ہے۔ مضمون نویس کی عقل اور دماغ نے یہاں تک چکر کھایا ہے کہ نہ صرف اپنے ملک ہندوستان کے مشنری کام کی نکتہ چینی کرتے ہیں بلکہ ملک چین کے مشنریوں سے عجیب دل لگی کرتے ہیں اور دور دور کی سوجھی ہے۔ آپ نے پولیٹیکل نقطہ کی ہی خوب مٹی پلید کی ہے۔ چنانچہ صفحہ مذکور کے تیسرے کالم میں یوں مسطور ہے۔ کہ "عیسائی پادری اور ہندوستانیت سے نفرت"۔ مگر اپنے دعویٰ کے ثبوت میں کوئی ایسی دلیل پیش نہیں کی جس سے ناظرین حق پسند کے دل میں کوئی تسلی ہوتی۔ صرف پولیٹیکل سے خون نکالکر شہیدوں میں شامل ہونے کا دم مارا ہے۔ چنانچہ آپ نے یوں لکھا ہے۔ کہ "عیسائی زیادہ تر یورپین اور امریکن مصنفوں کی تصنیفات کو ہندوستانی مصنفوں کی تصنیفوں سے زیادہ ترجیح دیتے ہیں"۔ میں کہتا ہوں اگر کسی عیسائی نے سر ولیم میور اور سر والٹر سکاٹ۔ اور ڈکنس مگر جیسے لائق مصنفوں کی تصنیفات کو غور سے پڑھا ہے اور اس کے مقابلہ میں اپنے ہندوستانی یا ان بے طریقت سودیشی اور پولیٹیکل تحریک کے حامیوں کے لٹریچروں سے پرہیز کیا ہے تو اس سے کونسا ایسا نتیجہ نکلا ہے جس سے عیسائی مغربی پولیٹیکل کا حامی ہے۔ یہ بات سچ ہو کہ ہم ہر ایک لائق مصنف اور اعلےٰ خیال اور عالم شخص کے اس خیال سے متفق ہیں۔ جو آدم کی بھلائی کے لئے ہو۔ پھر یہ کہا گیا ہے کہ "عیسائی سر سے پیر پاؤں کے انگوٹھے تک انگریز بن گئے ہیں۔ اور عیسائی والدین ہندوستانی ناموں کی بجائے انگریزی نام زیادہ پسند کرتے ہیں" بتائیے اس میں کونسی پولیٹیکل تحریک کی برائی ہے۔ جس کے باعث آپ ناک چڑھاتے ہیں۔ "آجکل چوہڑے چمار۔ بیگہ وغیرہ سنگھ سبھا میں داخل ہو کر سنگھ نام سے کہلاتے ہیں" تو اس میں سکھوں کی پولیٹیکل تحریک میں کونسی رونق ہو گئی؟ اور آپ نے تو ہندو ہی کے سکھ میں سکھوں کو مہاشے ہی بنا دیا۔ پس اس میں بھی پولیٹیکل تحریک ثابت ہوتی ہے۔ اور یہ جو آپ نے ناحق لکھ مارا ہے۔ کہ "دیسی عیسائیوں کا لباس ہی ظاہر کرتا ہے کہ ہندوستانیت سے ان کو نفرت ہے"۔ واہ خوب عقل کی کہی۔ اگر لباس سے ہی پولیٹیکل تحریک ثابت ہو سکتی ہے تو ہندوؤں میں عنقریب تمام تعلیمیافتہ اور ملازمت پیشہ لوگ شامل ہو کے پتلونوں کے بابو اور دفتروں کے منشی اور بازار کے نمائشی جنٹلمین سوائے گورے رنگ اور ہم سیاہ رنگ کے بالکل صاحب بہادر اور نقل کرسٹان نظر آتے ہیں۔ بول چال میں انگریزی محاورات چھوڑتے جا رہے ہیں اگر سچ پوچھو تو منتر ہے تمام تعلیمیافتہ ہندوؤں میں یورپین رواج نے یہاں تک دخل پایا ہے کہ ان کے دل میں ہندوستانیت سے سخت نفرت ہے۔ کیا ان کے ذہن میں مغربی پولیٹیکل نے جڑ پکڑ لی ہے؟ واہ جی "دیگراں را نصیحت و خود را فضیحت"۔ آگے چلکر عیسائیوں کی زبان پر حملہ کرتے ہیں۔ کہ "عیسائی لوگ زیادہ تر انگریزی زبان کو پسند کرتے ہیں اور ذرا ذرا سے محاوروں میں انگریزی جملوں کو استعمال میں لاتے ہیں"۔ جناب عیسائیوں کا ہی زیادہ قصور نہیں۔ آجکل انگریزی تمام ہندوستانوں میں ہر لہجہ میں مستعمل ہے۔ اور خاصکر ہندوؤں نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ وہ گھروں میں عورتوں کے ساتھ بھی انگریزی ہی بولنا باعث فخر تصور کرتے ہیں۔ اور بچوں سے گڈ بوائے کے سوائے بولتے ہی نہیں ہیں۔ کیا آپ ان سب کے بارے میں پولیٹیکل راگ ہی الاپتے جائینگے۔ اور اگر انگریزی بولنا پولیٹیکل رمز ہے۔ تو آپ جیسے روشن خیال اور تر دماغ آدمیوں کو یونیورسٹیوں میں واویلا کرنا چاہئے۔ کہ ہندوستانیوں کی تعلیم سے انگریزی کے مضمون کو خارج کر دیویں اور تمام کالجوں اور ہائی سکولوں میں صرف مشرقی علوم کو ہی رواج دیویں اور خاصکر سنسکرت کو جو بھارت ماتا کی اپنی زبان ہے۔ رواج دیں۔ جناب من جس نے انگریزی کو سیکھا ہے اس نے تو بولنا ضرور ہے۔ آپ کے کانوں کو خواہ ناگوار ہی لگے۔ آپ نے عیسائیوں کی عبادتوں میں مذہبی گیتوں پر بھی عجیب دُر فشانی کی ہے۔ کہ "ہندوستانی عیسائی یورپین علم موسیقی کے اصولوں پر ہی اپنے مذہبی گیت گاتے ہیں۔ اور عید کے دن کسی گرجا میں جا کر دیکھو۔ یورپین سروں کی الاپ سنائی دے گی"

آپ کی عدم واقفیت سے ہم کو سخت افسوس ہے۔ شاید آپ نے ہندوستانی گیت اور بھجن اور خاصکر پنجابی زبوروں کو کبھی دیکھا ہی نہیں۔ ورنہ ایسی غیر واقعہ بات ہرگز قلم سے نہ نکالتے۔ آپ ذرا تکلیف گوارا کر کے دیسیوں کے گھروں اور دیہات میں اور دیسی عبادت گاہوں میں دعائے بندگی اور طریق عبادت تو ملاحظہ فرمائیں۔ کہ کس قدر لوگ اپنی زبان میں عبادت کے طریقوں کو استعمال کرتے ہیں۔ آپ ذرا عیسائیوں کی بڑی لائبریری جو انارکلی لاہور میں واقع ہے دیکھ آویں کہ ہندوستانی گیتوں اور بھجنوں اور زبوروں کو کس قدر رواج ہے۔ اور انجیل مقدس بھی تمام مشرقی زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہے۔ آخر میں آپ عجیب فیصلے پر پہنچے ہیں کہ "گویا یہ سب باتیں پولیٹیکل نہیں ہیں"؟ اس بات کا اس میں وہی شخص جواب دے گا جس نے عقل اور فہم اور دانش کو جہالت اور بدشری کے ہاتھ بیچ دیا ہو۔ اور اس کو انصاف کا ذرا بھی پاس نہ ہو۔ باقی داشتہ۔

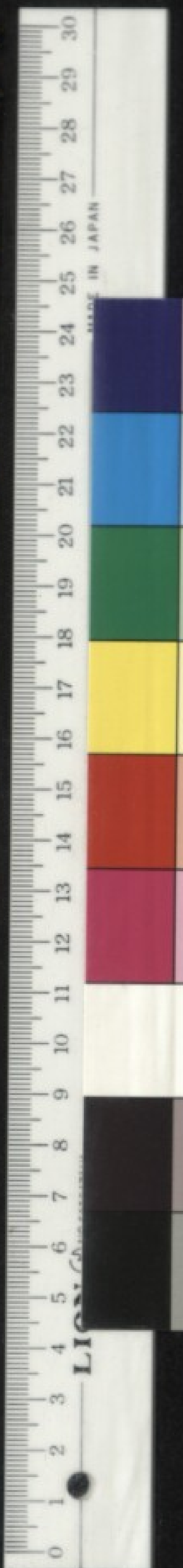
راقم۔ پادری بوٹا مل از رسول پور

ضلع گوجرانوالہ

دیہاتی مسیحی

آجکل ان مسیحیوں کا جو کہ شہروں میں رہتے اور اچھے اچھے عہدوں پر ممتاز ہیں۔ ہمارے مسیحی لوگ اکثر واقف ہیں اور اکثر اخبارات میں درج ہوتے رہتے ہیں۔ کہ فلاں صاحب فلاں عہدے پر ممتاز ہوا۔ اور فلاں صاحب نے فلاں فلاں ڈگریاں حاصل کیں لیکن بہت سے مسیحی دیہاتی مسیحیوں سے واقف نہیں ہیں۔ (البتہ ہمارے مہربان مشنری صاحبان جن کا کام ان کے بیچ میں ہوتا ہے۔ خوب واقفیت رکھتے ہیں۔) اس لئے میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ ان مسیحیوں کے حال جنکا کہ ہمارے ساتھ تواریخ اور قومیت میں واسطہ ہے تحریر کروں۔

یہ صاف ظاہر ہے کہ پنجاب کی مسیحی کلیسیا میں سے ۹۵ فیصدی ایسے مسیحی ہیں جو کہ اکثر ان پڑھ جاہل اور زمینداروں کے غلام ہیں۔ کل مسیحی پنجاب میں ۱۹۹۷۵۱ ہیں۔ اور کل پنجاب میں غالباً ۹ مسیحی گاؤں ہیں۔ ان میں سے تین رومن کاتھلک کے اور باقی ۶ گاؤں پراٹسٹنٹ مسیحیوں کے ہیں۔ کلارک آباد کلاں اور کلارک آباد خورد مشنری صاحبان کے ہاتھ میں ہیں۔ اور ان میں جو مسیحی ہیں وہ فقط بطور نوکر کے کاشت کرتے ہیں اور اپنی پیداوار میں سے حصہ جو مقرر ہے۔ مشن کو دیتے ہیں





باقی ہم گاؤں میں سے دو چرچ آف انگلینڈ اور ایک اسکاچ مشن اور ایک امریکن مشن کے متعلق ہیں یہ چاروں گاؤں آزاد زمینداروں کے ہیں۔ ان کے علاوہ باقی کل دیہاتی مسیحی ہندو مسلمان اور سکھوں کے گاؤں میں رہتے ہیں۔ اور ان کی نوکری کرکے اپنا گزارہ کرتے ہیں پنجاب میں قریباً ہر جگہ خصوصاً ضلع لائل پور۔ گوجرانوالہ سیالکوٹ گورداسپور۔ لاہور اور امرتسر میں گاؤں گاؤں میں مسیحی پائے جاتے ہیں۔ اور ان میں کام مختلف مشنوں کا ہو رہا ہے۔ یہ مسیحی اکثر چھوٹی قوموں میں سے مسیحی کلیسیا میں داخل ہوئے ہیں۔

بیاہ اور شادی

ان میں بیاہ اور شادی پرانے دستور کے مطابق ہوتے ہیں۔ یعنی ماں باپ شادی کا انتظام خود کرتے ہیں۔ اکثر لڑکی والے بہت کچھ روپیہ طلب کرتے ہیں اور ان بے چاروں کو دینا پڑتا ہے مشنری صاحبان کی ہر طرح سے کوشش ہو رہی ہے کہ لڑکی کے واسطے روپیہ نہ لیا جائے اور بہت سے بچائے بیٹھے دیتے ہیں لیکن پھر بھی شکایت آتی رہتی ہے۔ کہ مسیحیوں میں سے اب تک یہ دستور بالکل نہیں گیا۔ اس طرح سے بیچارے بہت سے تنگ دست اور غریب ہوگئے۔ پھر یہ کہ مہندی کا لگانا تیل چڑھانا۔ دلہا کو گالیاں وغیرہ دینا۔ دلہے کے اوپر سے بتاشے اور پیسے وغیرہ پھینکنا۔ بلکہ بیشتر عورتوں کا ڈھولک گانا اور گند وغیرہ بکنا وغیرہ وغیرہ اب تک بدستور ہوتے ہیں۔ گو مشنری صاحبان اور پادری صاحبان کی کوششوں سے بہت کچھ مسیحی تعلیم کارگر ہوئی ہے لیکن پھر بھی یہ سچ ہے کہ عام مسیحیوں میں یہی طرح ہوتا ہے۔

تعلیم

دیہاتی یعنی Indiginous سکول بہت ہی جگہ ہیں۔ ورنیکولر مڈل سکول بھی ہیں۔ لڑکیوں اور لڑکوں کے لئے بورڈنگ بھی ہیں۔ جہاں پر تعلیم مڈل تک اکثر اور انٹرنس Entrance تک کسی کسی کو نصیب ہوئی ہے۔ ان گاؤں میں جن کا کہ اوپر بیان ہوا ہے۔ کلارک آباد میں ورنیکولر مڈل سکول ہے۔ اور تعلیم ہر ایک کے لئے لازمی رکھی گئی ہے۔ جیسے مگری یا ینگسن آباد میں اینگلو ورنیکولر پرائمری سکول ہے۔ باقی کل اور گاؤں میں لڑکیوں اور لڑکوں کے Indiginous یا پرائمری اسکول ہیں۔ البتہ انتظام ہے کہ لڑکے ان گاؤں میں سے تعلیم پاکر زیادہ تعلیم کے لئے باہر جاویں۔ لڑکوں میں تعلیم کی بھی ترقی پر ہے اور امید ہے کہ وہ دن جلد آویں گے۔ کہ ان دیہاتی مسیحیوں میں سے بہت دینی خدمت۔ سرکاری ملازمت اور اور کاموں کیلئے تعلیم یافتہ ہو کر باہر جاویں گے۔

لڑکیوں میں تعلیم ہونے ہی نہیں پاتی۔ اکثر لڑکیاں جب بالغ ہوتی ہیں تو ماں باپ ان کی شادیوں کی فکر میں لگ جاتے ہیں بیچاریوں کو جو کچھ کہ پڑھا تھا وہ بھی بھول جاتا ہے۔ اور اپنی اصلی حالت میں پھر داخل ہو جاتی ہیں۔ عورتیں مسیحی دین کے بارے میں بہت کم جانتی ہیں۔ البتہ جہاں مِس صاحبان ہیں وہاں پر ان عورتوں نے دینی تعلیم میں بہت کچھ ترقی کی ہے۔ پھر بھی ان کو اگر تہذیب کے بارے میں نصیحت کی جاوے تو برا ہی مناتی ہیں۔ دس حکم۔ دعا ربانی۔ رسولوں کا عقیدہ خوب جانتی ہیں۔ مسیح کی سوانح عمری اور پرانے عہدنامے کے قصے اکثر نہیں جانتیں۔ دینی باتوں میں اکثر لوگ سرگرم ہیں۔ ہر ایک گاؤں میں پکار ہے کہ مناد دو۔ مناد دو۔ سکول کھولو وغیرہ وغیرہ۔ چندہ بھی اچھی طرح سے دیتے ہیں۔ دعا۔ بندگی میں اکثر شامل ہوتے ہیں۔ گاؤں کے ہندو مسلمان ان کو اسی نظر سے دیکھتے ہیں جس طرح کہ وے چوڑے ہونے کو دیکھتے تھے لیکن پھر بھی بہت اصحاب تسلیم کرتے ہیں کہ مسیحی ہونے سے ان کو انسانیت آئی ہے۔

ایک جگہ میں گیا اور وہاں پر کئی ایک سکھوں سے گفتگو ہوئی۔ انہوں نے مجھے صاف کہا کہ ہم خدا کا شکر کرتے ہیں۔ کہ آپ لوگوں نے ان کو عیسائی بنایا ہے۔ پہلے ہمیں ان سے بڑی نفرت تھی۔ لیکن اب ہم ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور ان کا کلام سنتے ہیں۔ اور ان کے گیت وغیرہ بہت اچھے لگتے ہیں۔

مشن کا کام

خدا کا شکر ہو کہ اُس نے جب ایسی قوم کو چن لیا تو انہیں اکیلا نہیں چھوڑا۔ مسیحی تعلیم زور و شور سے دیجاتی ہے مناد مقرر ہیں کہ گاؤں بگاؤں جاکر ان لوگوں کو تعلیم دیں۔ پھر نکاح کے لئے ہر طرح سے کوشش کیجاتی ہے کہ مسیحی شرع کے مطابق ہو۔ پادری صاحبان حاضر ہوتے ہیں اور نکاح پڑھتے ہیں۔

پہلے ان کو کیٹی کیومن Catechumen بناتے ہیں۔ اور پھر کچھ مدت بعد جبکہ لائق ہوتے ہیں ان کو بپتسمہ ملتا ہے۔ پھر ان کو تعلیم ملتی رہتی ہے۔ گندے گیت مسیحی گیتوں میں بدل گئے ہیں۔ کئی ایک نے مسیح کی سوانح عمری ٹھیٹھ پنجابی زبان میں نظم کی ہیں اور گاتے پھرتے ہیں۔ ایک ان میں سے میرے پاس آیا اور میں اُس سے سنکر حیران ہوا کہ کس طرح اُس نے خود مسیح خداوند کا پورا احوال نظم میں بنایا ہے۔ اور جابجا سناتا پھرتا ہے۔ کئی ایک فقیر ہیں جو جگہ بجگہ بشارت کا کام کرتے پھرتے ہیں۔ آزاد مسیحی زمیندار پادری صاحبان کی بشارت کے کام میں خوب مدد دیتے ہیں۔ کھیتوں میں دعا کی آواز سنائی دیتی ہے روحانی جلسوں میں اپنا نقصان اٹھا کر شامل ہوتے ہیں۔ مہمان نوازی پرلے درجہ کی ان میں ہے۔ کئی ایک گاؤں میں لوگ اپنے پاس سے پاسٹر صاحبان کی تنخواہ دیتے ہیں اور اقرار کیا ہے کہ زندگی بھر اس کام کو برقرار رکھیں گے۔ بائبل پڑھنے کا شوق بڑھتا جاتا ہے۔ مشن کے کام میں ہر طرح کی برکت ہے۔

دنیاوی حالت

بیچارے نہ کسی قومیت میں شامل ہیں۔ اور نہ آزادانہ زندگی گزارتے ہیں۔ اکثر غریب زمینداروں کے غلام ہیں اور بہت سے مشکل سے اپنا گزارہ کرتے ہیں۔ امیدوں میں رات و دن کاٹتے ہیں کہ کب ہمارے بزرگان ہماری مدد کریں۔ اور ہمیں غلامی سے نکالیں۔ بڑے بڑے جوان موجود ہیں اور راہ دیکھتے ہیں کہ کب ہمیں بھی سرکار عالی کی فوج میں شامل ہونے کا حکم ملے۔

اب اے دین کے بزرگو اور پادریو کیا آپ اپنی قوم کے اٹھانے میں فکر نہ کرو گے۔ کیا آپ اپنی ہی۔ علم و فضل عزت و دولت کے بڑھانے میں ہی مشغول رہو گے۔ ہمارے ہندو مسلمان بھائی سرکار کے آگے روئیں اور چلائیں کہ انکو

حقوق ملیں۔

کیا ہمارا حق نہیں کہ ہم بھی عرض کریں؟ آجکل ہر ایک قوم کوشش کر رہی ہو کہ نئی بار جو کھلنے والی ہے اُس میں ہماری قوم کے بھائیوں کو زمین ملے۔ کیا ہمارا حق نہیں ہے کہ ہم اپنے رنگان دوڑ دھوپ کر کے ہمارے بھائیوں کو زمین دلوائیں اور سرکار عالی سے حق کی درخواست کریں؟ کیا جب مذہبی سکھ سرکار کی فوج میں داخل ہوئے ہیں تو مسیحی جو تعداد میں خاص ہیں داخل نہیں ہو سکتے؟ کیوں اپنی اپنی میں لگے ہو۔ اپنی قوم کا بھی فکر کرو جیسے ہم کو فرصت ملا کرے سب سے نیکی کیا کریں۔ خاصکر اُن سے جو ایمان کے گھرانے کے ہیں۔"

راقم تابعدار۔ جوزف مارشل عیسیٰ نگری
چک نمبر ۴۶۲ تحصیل سمندری
ضلع لائلپور

خیمہ بیابان میں

مختلف واقعات اُن جگہوں کے متعلق جہاں پر کہ خیمہ بنایا گیا اور کھڑا رہا۔

(۱) سینا پہاڑ کی نسبت جیسا کہ جدید تحقیقات سے اس جگہ کی نسبت ظاہر ہوا ہے۔ ڈاکٹر جے ڈبلیو ڈاسن صاحب اپنی کتاب "جدید سائنس اُن جگہوں کی نسبت جنکا ذکر بائبل میں آیا ہے" یوں فرماتے ہیں "پہاڑ سینا کی نسبت کہ وہ کس جگہ تھا بہت ہی سخت مباحثے ہیں۔ جن کا خلاصہ ان دو سوالوں میں کیا گیا ہے (۱) کیا کوہ سینا اس نام کے جزیرہ نما میں واقع تھا یا اور کسی جگہ؟ (۲) اس جزیرہ نما کے پہاڑوں میں سے کون سا پہاڑ ہے جس پر شریعت دی گئی؟ ان سوالوں کے پہلے سوال کے متعلق اُس جزیرہ نما کی نسبت کثرت سے گواہیاں اور قدیم و جدید روایات پائی جاتی ہیں۔ پس جگہ یہ سوال طے ہو چکا ہوا مانا جاوے۔ تو اب یہ امر دریافت طلب ہے کہ اُس پہاڑ کی کون سی چوٹی اس جزیرہ نما کے جنوبی سرے پر واقع ہے جو پاک کلام میں عام نام سے حوریب (Horeb) کہلاتی ہے۔ اور جس کو واقعی طور پر شریعت دینے کا پہاڑ کہنا چاہئے؟ دکھن جانب کی پانچ پہاڑی چوٹیاں اس غرض کے لئے ممتاز کی گئی ہیں۔ اور اُن کی نسبتی وصف کے مطابق محققین نے سات شناخت و پہچان ٹھہرائی ہیں۔ جنکا اس پہاڑ میں پورا ہونا ضرور ہے۔ اور وہ مندرجہ ذیل ہیں (۱) ایک ایسا اونچا پہاڑ ہو۔ جس کا رُخ میدان کی طرف ہو جس پر لاکھوں بنی اسرائیل جمع ہو سکیں۔ (۲) لوگوں کے لئے اس قدر جگہ ہو۔ کہ ہٹ کر دور کھڑے ہوں"

جیکہ خدا کی آواز سنتے ہیں آدے اور تاہم خدا کی آواز سُن سکیں (۳) بیان شدہ پہاڑ کی چوٹی صاف طور پر میدان سے نظر آوے (۴) ایک ایسا پہاڑ جو سیدھا کھڑا ہو کہ لوگ اُس کے نیچے کھڑے ہوں اور اُس کی جڑ کو چھو سکیں (۵) ایک ایسا پہاڑ جو اپنی حدود کے ذریعہ سے جدا ہو سکے (۶) ایک ایسا پہاڑ جسکے نزدیک پانی کے چشمے ہوں (۷) ان لوگوں کے گلوں کے لئے کم از کم ایک تمام سال کے واسطے چراگاہ ہو۔ ان شرائط مذکورہ بالا کے سبب سے محققین نے دو پہاڑوں جبل ایل اجیمہ (Ejmeh)

اور جبل ام عالوی کو چراگاہ اور پانی کی کمی و کوتاہی کے باعث سے رد کر دیا ہے۔ جبل کیتھرینا جس کی نسبت مورخ یوسیفس کا دعویٰ ہے کہ سینا اس ضلع کے پہاڑوں میں سب سے اونچا ہے جس کی یہ حقیقی چوٹی ہے۔ باستثنا اس امر کے کہ اُس کے پاس ایک اور چوٹی ہے جو اُس کی نسبت پچیس فیٹ بلند ہے۔ اور محققین اُسکو بھی رد کرتے ہیں۔ جس کی وجہ کہ وہاں پر مناسب میدان بنی اسرائیل کی خیمہ گاہ کے لئے نہیں ہے۔ اور نہ اُس کی چوٹی میدان سے نمایاں ہے۔ پہاڑ سیربل کی نسبت زمانہ حال میں چند محققین نے ماہر کہ یہ وہ پہاڑ ہے جس پر شریعت دی گئی۔ لیکن بعض اس کے خلاف ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ سینائی کتابہ اس جگہ جو پائے جاتے ہیں۔ اس سے زیادہ دوسری جگہوں میں ملتے ہیں اور نہ یہ مقامی ضروریات کے اعتبار سے اس تعریف شدہ چوٹی کے بیان سے میل کھاتے ہیں۔ اب صرف میل ہونے باقی ہے جنکی نسبت عرصہ دراز سے یہ امر قائم ہو چکا ہے کہ یہی وہ مقدس سینا ہو اور کہ یہ عجیب و نمایاں طور پر سارے شرائط کو پیدا کر دیتا ہے۔ علاوہ بریں بائبل کے بیان کو اس طور پر شرح کر دیتا ہے۔ کہ جس کی بظاہر کچھ اُمید نہ تھی۔ اس پہاڑ کی دو بڑی چوٹیاں ہیں۔ یعنی ایک جبل موسےٰ جو ۷۳۶۳ فیٹ اونچی ہے۔ اور دوسری راس سوفسافا (Ras Sufsaf) جو ۶۹۳۷ فیٹ اونچی ہے۔ اور ان دونوں میں سے محققین موخرالذکر کے منظور کرنے میں ذرا بھی پس و پیش نہیں کرتے ہیں۔ اس چوٹی کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ وہ قریب قریب اوروں سے جدا ہی جو ضلع ایر راہا کے بڑے میدان کی طرف سیدھی کھڑی چوٹی نیچے کی جانب چلی آتی ہے۔ جس میں بیس لاکھ آدمیوں کے سمانے کی گنجائش ہے۔ اور جس کی چوٹی کو خوب صفائی سے دیکھ سکتے ہیں اور نیز اُس کے معاون وادیوں میں کل لشکر کے خیمہ کھڑا کرنے کے کافی جگہ ہے۔ علاوہ ازیں اپنے گردوپیش کے پہاڑوں سے بیچ



اس طور پر موجود ہے کہ اس کی مختصر اور نمایاں حدود کا بیان کیا جا سکتا ہے۔ اور جس کی نشان دہی آسانی سے ہو سکتی ہے۔ ایک اور خاص امر یہ ہے۔ کہ یہاں پر ایک چشمہ ہے۔ جو اس پہاڑ سے نکلتا ہے جس کا ذکر خروج کی کتاب ۱۷ باب ۶ آیت میں پایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں پانچ اور دائمی چشمے ہیں اور ان کے سوا کتنے اور بھی عمدہ چشمے ہیں۔ یہ جگہ نہ کہ کسی طرح سے ویران نہیں ہے۔ بلکہ کثرت سے سبزہ زار میدان ہیں اور اگر ان جگہوں میں پانی پہونچایا جاوے تو عمدہ باغ لگائے جا سکتے ہیں۔ اور اس تمام جزیرہ نما ملک میں یہ جگہ سب سے عمدہ اور زرخیز جگہ ہے۔ محققین یہی بتلاتے ہیں کہ بعض جلد باز مسافروں نے اس جگہ کی نسبت مختلف بیانات پیش کئے ہیں۔ مگر وہ کہتے ہیں کہ ان کا یہ بیان محض غلط ہے۔ محققین کی یہ رائے بھی ہے کہ بہت سے دلایل اور اسباب اس بات کے یقین کرنے کے لئے موجود ہیں کہ قدیم زمانہ میں ان جگہوں میں بارش زیادہ کثرت سے ہوا کرتی تھی۔ اور چراگاہیں وہاں پر زیادہ موجود تھے۔ وہ اسباب کو بتلاتے ہیں کہ وادیٔ خرک جس میں کہ جبل پہاڑ سے اترکر آتا ہے وہی جگہ ہے کہ جہاں پر سونے کا بچھڑا بنایا گیا تھا اور پھر برباد کیا گیا تھا اور جبل کہ پہاڑ جبل موسیٰ جہاں پر کہ کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ غالباً وہ جگہ ہے جہاں پر خیمہ گاہ کیا تھا۔ یہ امر بھی غیر ممکن نہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ جبل صفصافہ وہ پہاڑ تھا جس پر کہ شریعت دی گئی تھی۔ لیکن جس پر موسیٰ وہ پہاڑ تھا جہاں پر کہ موسیٰ اپنی مسافرت کے ایام میں اکثر چوٹی کے نیچے خلوت میں جاکر دعا کرتا تھا۔ اسی وجہ سے اس پہاڑ کا نام جبل موسیٰ پڑ گیا۔ باقی آئندہ

انتقال پر ملال

کمال رنج و غم سے لکھنا پڑتا ہے کہ ہمارے بزرگ مہربان استاد منشی کشن چند صاحب ۱۴ نومبر سن رواں بروز جمعرات اس جہان فانی کو چھوڑ کر اپنے آسمانی مکان میں جو کہ خدا نے اپنے بندوں کے لئے تیار کیا تھا چلے گئے اور ہمیں ہمیشہ کیلئے داغ مفارقت دیگئے۔ یہ بزرگ بڑے عمر رسیدہ تھے اور ہر دلعزیزی میں شہرہ آفاق تھے۔ اپنے مذہب میں بڑے پکے اور بڑے تجربہ کار واعظ تھے۔ باوجود عیسائی دھرم رکھنے کے دوسرے مذہب والے متروں سے ایسا سلوک کرتے تھے کہ دیکھنے والا حیرانی و پریشانی کے سمندر میں غرق ہو جاتا تھا۔ ان کی تعلیم ایسی پراثر تھی کہ پتھر جیسے دلوں کو بھی موم کر دیتی تھی۔ ایسے لائق و فائق تجربہ کار کا جدائی دے جانا نہایت ہی رنج دہ ہے۔ ہم کو چاہئے کہ اس ایشور پرماتما سے دعا کریں کہ وہ صاحب مرحوم کے پسماندگان مسٹر ڈوڈو گنپت شیدا وغیرہ کو صبر و قناعت بخشیں اور مرحوم کی روح شانتی پراپت کرکے بہشت میں ہمیشہ آسائش قیام کرے۔

صاحب مرحوم کا پرانا شاگرد۔ ڈی۔ آر۔ بوزی۔

افسوسناک خبر

نہایت ہی رنج و افسوس کے ساتھ ناظرین نورافشاں کو یہ خبر دیجاتی ہے کہ گذشتہ ماہ اکتوبر ۲۹ سنہ ۱۹۱۲ء کو مسز شرف صاحبہ اہلیہ پادری بی۔ اے شرف پاسٹر منٹگمری بعارضہ نمونیہ صرف دو دن بیمار رہ کر خداوند میں سوگئیں۔ آپ نہایت ہی نیک مسیحی نمونہ کی بی بی تھیں۔ امید ہے کہ ان کی زندگی کے حالات بعد شائع ہونگے۔ التماس ہے کہ ان کے بچوں کے لئے دعا کی جاوے اور پادری صاحب کے لئے خاصکر دعا کی جاوے۔ ان کی صحت بہت اچھی نہیں ہے۔

راقم صادق مسیح۔ لائبریرین۔ منٹگمری۔

روح القدس کی تلڑی ڈوری

گذشتہ سے پیوستہ

جہاں ہمارے سامنے موسم بہار کی خوشنما صبح کا نظارہ دکھائی دیتا ہے۔ جب ہم چپ چاپ اپنے بستر پر بیٹھے ہوتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ نسیم سحر کے ایک جھونکے سے کھڑکی کی اندرونی اچانک کھل جاتی ہے۔ اور ہم اپنے سامنے صاف و شفاف نیلے آسمان کی جس میں بادلوں کا نام و نشان بھی نہیں ہے خوبصورت تصویر دیکھتے ہیں۔ دور فاصلے پر پہاڑیاں سبز و درختوں سے دکھائی دیتی ہیں۔ دریا کے صاف پانی کی چمکتی ہوئی لہریں جن پر سورج کی کرنیں پڑ رہی ہیں نظر آتی ہیں۔ کچھ دیر تک تو یہ نظارہ ہماری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ مگر اچانک ہی مخالف ہوا کا ایک اور جھونکا کھڑکی کو بند کر دیتا ہے اور فی الفور اس نظارے کا جلال اور خوبصورتی جاتی رہتی ہے۔ اور اس وقت تک ہماری آنکھوں سے پوشیدہ رہتا ہے۔ جب تک کہ ہوا کا ایک اور جھونکا اگر اس کو پھر ظاہر نہ کر دے۔ ہمارا خیال ہے کہ اس دل کا جواب تک اپنی ذاتی حالت میں ہے یہی حال ہے کہ جب تک کہ سب کچھ ٹھیک طور سے چل رہا ہے۔ اور ہماری تجاویز کامیابی حاصل کر رہی۔ ہمارے دل اطمینان اور شانتی کی حالت میں رہتے ہیں۔ لیکن جوں ہی باد مخالفت کا جھونکا آتا ہے اور ہمارے کسی دل پسند مقصد میں ناکامیابی ہوتی ہے تو فوراً ہمارا اطمینان جاتا رہتا ہے اور اس کی جگہ فکر و تردد ہمارے دل پر قبضہ کر لیتا ہے۔ فی الحقیقت اطمینان تو ہم میں ہے۔ مگر ہمیشہ اس کا ظہور نہیں ہوتا۔ اور علاوہ اس کے کم و بیش بھی ہوتا رہتا ہے۔ ایک روز تو ہم دلی اطمینان سے پر ہوتے اور دوسرے روز تاریکی اور ناامیدی میں پڑ جاتے ہیں۔ مگر مسیحی روح کی زندگی کا اطمینان بالکل اس سے مختلف ہے۔ یہ ایک ایسا اطمینان ہے۔ جو ہمارے فہم سے باہر ہے۔ کسی نے اس کی نسبت یہی کہا ہے کہ تمام غلط فہمیوں سے پرے ہے۔ یہ وہ اطمینان ہے کہ جو ہماری حفاظت کرتا ہے۔ نہ کہ ہم اس کی حفاظت کرتے ہیں یہ وہ اطمینان ہے جس کی نسبت کہا گیا ہے۔ "تو اس کو جس کا دل تجھ میں قائم ہے۔ کامل اطمینان میں رکھیگا"۔ یہ وہ اطمینان ہے۔ جو ظاہری خاموشی سے پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ اندرونی مسیح سے پیدا ہوا ہے۔ اس واسطے کسی قسم کی تکلیف یا مصیبت سے اس میں خلل واقع نہیں ہو سکتا۔ یہ روح کی بھرپوری کا اطمینان ہے سمندر کی ایک سطح ایسی ہے جس پر حرکت پیدا ہوتی ہے۔ لہریں اٹھتی ہیں۔ طوفان آتے ہیں ہوا کا ہر ایک جھونکا اس میں حرکت پیدا کرکے اس کی بے قیام زندگی کو ہلا دیتا ہے۔ مگر اس کی ایک ایسی گہرائی بھی ہے جو زمانوں سے بے حرکت ہے ہوا کے جھونکے اسکو ہلا نہیں سکتے۔

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

باب پندرہواں

بیوی۔ آج شام کی نماز نہایت عمدہ تھی۔

میاں:۔ تو کیا ہوا؟ کیا بائبل جو سب سے عمدہ چیز ہے ہمیشہ سے ہمارے پاس نہیں ہے؟

بیوی:۔ بائبل تو پہلے سے بے شک ہمارے پاس ہے۔ لیکن اب مجھے یہ ایک بالکل نئی کتاب معلوم ہوتی ہے۔ واعظ نے آج خدا کے لوگوں کی یگانگت پر درس دیا تھا۔ اوہ یہ کیا ہی عجیب سچائی ہے۔ افسوس ہے کہ بہتوں کی آنکھیں اس معاملہ میں اندھی ہیں۔ خدا نے اپنی رحمت سے میری آنکھیں کھولدی ہیں کہ اُس کی بادشاہت کی خوبصورتی اور جلال کو دیکھوں۔ اُس نے مجھے اصلی صیہون کو دکھایا جو کہ خوبصورتی کا کمال ہے۔ "دیکھو یہ کیا عمدہ اور سہانی بات ہے کہ بھائی ملکر اکٹھے رہیں"۔

میاں:۔ ہم سب کے سب روح میں ایک ہیں۔ اگرچہ ایمان اور رسوں میں کچھ اختلاف ہے میں سوچتا ہوں ہر ایک کو اپنی رائے رکھنے کا حق ہے۔

بیوی:۔ ہمیں بائبل کا مطلب سمجھنے میں اپنی رایوں کو درمیان میں نہیں لانا چاہئے۔ ہمیں پاک روح اس لئے عنایت کیجاتی ہے کہ ہر بات میں ہماری رہنمائی کرے۔ اگر خدا کے تمام لوگوں میں خدا کی روح کام کرے تو سب کے سوائے سچائی کے اور کسی طرف رہنمائی نہیں پائینگے۔

میاں:۔ کیا تمہارا ایمان ہے کہ تمام سچے مسیحیوں کو کسی بائبل کے مسئلے میں یکرائے ہونا چاہئے؟

بیوی:۔ جی ہاں اس بات میں میرا پورا ایمان ہے۔

میاں:۔ مجھے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ہماری تمام پچھلی گفتگو میں تمہاری رائیں اور بیانات مدلل اور معقول تھے۔ مگر یہ بالکل غلط ہے اور میں تم کو ثابت کر دکھاتا ہوں کہ کیونکر غلط ہے۔

بیوی:۔ اگر کسی بات کے ثبوت میں آپ بائبل کو پیش کرینگے تو میرا قایل ہونا بہت آسان ہوگا۔

میاں:۔ انسان اپنی عادات رنگ سمجھ دانائی وغیرہ میں ایک دوسرے سے بہت مختلف بنائے گئے ہیں۔ لہٰذا ایکبھی اُمید نہیں ہوسکتی کہ وہ سب کے سب ایک ہی رائے اور سمجھ کے ہونگے اس لئے خدا نے بھی پرستش کے لئے مختلف طریقے ٹھہرائے ہیں اگر ایک کلیسیا کسی کے حسب حال نہیں ہے۔ تو وہ کسی دوسری کلیسیا میں جو اُسکے حسب حال ہو جاسکتا ہے۔

بیوی:۔ آپ کا پچھلا بیان کہ تو بالکل درست ہے لوگ اپنے حسب حال کلیسیا کو پسند کرتے ہیں۔ مگر یہ خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ وہ انسان کو اُس کے گناہوں سے بچاتا ایک روح کا انعام بخشتا اور تب وہ اس کلیسیا کے لایق ہوتا ہے۔ جو یسوع مسیح نے قایم کی۔ ایک آیت بھی پیش کریں۔ جس میں ذکر ہو کہ کلیسیاؤں میں تفرقے ہو سکتے ہیں۔

باقی دارد

انعام

نُورافشاں کے نئے خریداروں کے لئے

۲۵-دسمبر ۱۹۱۲ء تک جو صاحب ۲ نورافشاں کی خریداری کے لئے ہمارے پاس بھیج دینگے اُن کے نام شروع ۱۹۱۳ء سے ایک سال کے لئے اخبار نورافشاں جاری کرایا جائیگا اور ذیل کا انعام بھی ملیگا۔ نام اور ایڈریس خوشخط تحریر فرمائے تاکہ کوئی غلطی واقع نہ ہو۔ درخواست کنندگان کی فہرست اور انعام پانیوالوں کی فہرست بذریعہ نورافشاں شایع کرائی جائے گی۔

جس کی سب سے پہلے درخواست ہوگی

اوّل عہ دوم ۱۲ سوم ۱۰ چہارم ۱۰ پنجم ۸ ششم ۸ ہفتم ۸

ناظرین جہاں تک آپ سے ہوسکے عوام کو اور اُستادوں کو اور مناددوں کو آگاہ کیجئے فقط۔ پادری این۔ ایل ازخوشاب۔ ضلع شاہ پور پنجاب

مضامین

کانشنس یا ضمیر

گزشتہ سے پیوستہ

یسوع مسیح کانشنس کا منجی ہے۔ تمام ابن آدم گناہوں میں مبتلا ہوئے۔ کانشنس خاص طور سے گناہگاری اور بدی کی جواب دہی میں پھنس جایا کرتی ہے۔ جب خدا کی طرف سے روشن ضمیری تھی تو مجرم کانشنس کا حال شکستہ دلی اور پشیمانی کا باعث ہوتی ہے۔ اُس میں بڑا زخم ہو پہنچتا اور بے حد دکھ پیدا ہوتا ہے۔ گناہگار کانشنس کو بعض اوقات بے امیدی اور مایوسی حاصل ہوتی ہے۔ اس گھایل اور غمزدہ کانشنس کا علاج کہاں ہے؟ بدذاتی اور بدکرداریوں کے جرم اور جواب دہی سے خلصی کیونکر حاصل ہو؟ مسیح مصلوب ایسوں کے لئے کامل پناہ گاہ ہے۔ جب تربیت پائے وہ کانشنس کے زخموں کو چنگا کرتا ہے۔ وہ گناہوں کی معافی دے کر جرم اور جواب دہی سے خلصی پا سکتا ہے۔ اُس کا خون تمام گناہ سے پاک کرتا ہے ا یوحنا ۱: ۸۔ ممکن ہے کہ حالکی زندگی میں ایسی جہالت اور تاریکی رہے کہ گناہ کی راہ میں دکھ نہ دے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے بھی ایسی مخالفت کی جائے اور ہوتی رہے۔ کہ وہ مرنے تک مردہ پن کی حالت میں رہ کر بے حس اور بے حرکت ہو۔ جب کانشنس میں ایسا آرام پایا جائے وہ موت کا آرام ہے۔ جب آخرکار گناہوں کی پوری سزا کا وقت آئے تو کانشنس جاگ اُٹھ کھڑی ہوگی۔

اور کچھو کی طرح ڈنگ مارے گی۔ اور آگ کی مانند عذاب کا باعث رہے گی۔ جبکہ مسیح سے رفاقت اور شراکت ہو تو کانشنس گناہ کے زخموں سے صحت پاتی اور وہی کی جب وہ شریعت کے ساتھ نظر آئے تو آدمی جان سکتے ہیں کہ کیسا بننا اور کیا کرنا فرض ہے۔ مسیح تمہیں ایک نمونہ دے گیا ہے تاکہ اُس کے نقش قدم پر چلو۔ ۱ پطرس ۲: ۲۱۔ ویسا ہی مزاج رکھو جیسا مسیح یسوع کا بھی تھا۔ فلپیوں ۲: ۵ کانشنس کے لئے لائق اور کامل نمونے کی کمال ضرورت ہے۔ اور خلقت میں یہ ایک ہی ملتا ہے۔

(پ) کانشنس کے کاموں اور حرکتوں کی نسبت یسوع کے اختیار اور حکومت کی کمال ضرورت ہوتی ہے۔ خدا نے انسان کو عجیب اخلاقی آزادگی بخشی ہے۔ اس زمانے میں اس آزادگی کی ایسی پہچان ہے جیسی پیشتر نہ جانی جاتی تھی دینی تعلیمات کی نسبت منظوری یا نامنظوری کی نسبت دینی رسومات پر اعمال کرنے یا نہ کرنے کی نسبت دل کے بہلانے کی تاریخوں کی نسبت اور طرح طرح کے کاموں کے چلانے کی ترتیبوں کی نسبت دنیا میں اعلیٰ درجے کی آزادگی مانی جاتی ہے۔ بنی آدم دینی آزادگی سے کیا کریں

کسی کو بھی دانائی اور عقل اور لیاقت نہیں ہے کہ آزاد کانشنس کا مالک بنے۔ اُس کو کسی لائق مالک کے تابع کرنے کا اعمال ضرور ضرور ہے۔ رومن کیتھلکوں کے درمیان کلیسیا کانشنس پر اختیار رکھتی ہے۔ پروٹسٹنٹوں میں ایسی حکومت منظوری نہیں پاتی۔ جب دانائی کے ساتھ اور بہتری کے لئے کام انجام پائے یسوع مسیح روح اور کانشنس پر تخت نشین کیا جائے گا۔ وہی اکیلا کانشنس پر حکومت کرنے کے لائق ہے۔ اُس کے تابع رہتی ہوئی وہ قوت اپنے کام کو انجام دیگی۔ اور برکت اور بہتری کا باعث و سبب ہوگی۔

باقی آئندہ۔

شعر و سخن

غزل

آدم کی نسل ہونے سے میں اِس بلا میں تھا
پیدا گناہ مجھ میں رہیں پیدا گناہ میں تھا۔

خالق کا پیار یعنی مصلوب ہے مسیح
رازِ نجات جس کے کہ خون بہا میں تھا۔

عیسےٰ کی موت کی جو حقیقت ہے زندگی
ہیں دیکھتے ہی کہ روس فنا سے بقا میں تھا

ہیں اوج ہیچ ہیچ دنیا کے جھوٹے ڈھکوسلے
مرنے کے بعد فرق نہ شاہ و گدا میں تھا۔

عیسےٰ کے کام اس پہ ہیں اثبات کے گواہ
قادر خدا تھا اُس میں وہ قادر خدا میں تھا۔

مردہ اُٹھے نہ کیسے جب آئیں لحد پر آپ
نقشِ حیات آپ کے تو نقشِ پا میں تھا۔

ذرا کے چھوے کے تم نے مریضوں کو دی شفا
رازِ شفا تمہاری بس ہر ادا میں تھا

روتے رہے لحد پہ مری سارے اقربا!
تشنہ میں اپنے یار کی حمد و ثنا میں تھا

خاکسار۔ ای۔ٹی۔ آر تشنہ۔ از اجمیر

---

۲۶ کو یونانیوں نے کیرس پر قبضہ کر لیا ہے۔

۲۶ کو ایڈریانوپل پر حملہ کیا گیا۔ مگر بلغاری بہت نقصان کے ساتھ پسپا کئے گئے۔

انتخاب الاخبار

روس اور آسٹریا میں جنگ کے آثار

قسطنطنیہ ایک ایسا مقام ہے جسے نپولین بوناپارٹ تمام دنیا کی کنجی کہہ چکا ہے۔ اور یہ امر واقعہ ہے کہ جس سلطنت کا قبضہ قسطنطنیہ پر ہو جائے۔ اُس کا اثر یورپ۔ ایشیا اور افریقہ تینوں براعظموں پر پڑتا ہے۔ آجکل ٹرکی کی بلقانی ریاستوں سے جنگ چھڑ رہی ہے۔ بعض مدبروں نے خیال کیا تھا کہ اس جنگ سے یورپ میں ایک عالمگیر جنگ چھڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ چنانچہ اب ایسا ہی ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ بلغاریا اور یونان میں مفتوحہ علاقہ ٹرکی پر شکر رنجی ہو گئی ہے۔ یہ شکر رنجی اسباب پر ہوئی کہ سالونیکا کس کے قبضے میں رہے اور سرویہ جو ساحل پر ایک بندرگاہ مانگتا ہے۔ اور آسٹریا بھی اس بندرگاہ کو چاہتا ہے۔ اس پر سرویہ سے آسٹریا ناراض ہو گیا۔ آسٹریا اُس کی گوشمالی کرنا چاہتا ہے۔ اور روس سرویہ کا حامی ہے اس لئے روس اور آسٹریا میں فوجی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اور جرمن نے بھی فوج کو تیار رہنے کا حکم دیا ہے۔ تاکہ ضرورت پڑے تو وہ بھی جنگ میں شامل ہو۔ اگر جنگ چھڑی تو باقی سلطنتیں بھی اس میں شریک ہو جائیں گی۔ اور یورپ میں مہابھارت کا سین نظر آئیگا۔　　　(راجپوت گزٹ)

مدراس جیل میں قیدیوں کا بلوہ

افسوسناک خبر ہے کہ ۲۰ نومبر ۱۹۱۲ء کی صبح کو مدراس کے جیل میں قیدیوں نے بلوہ کر دیا ۰۰ ہم قیدی مل کر جیلر اور سپرنٹنڈنٹ جیل پر دوڑ پڑے۔ اُن کو زدوکوب کیا۔ جیلر اور سپرنٹنڈنٹ معہ وارڈروں کے ہسپتال میں پڑے ہوئے ہیں۔ اور زیر علاج ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بلوہ کی وجہ یہ تھی کہ قیدیوں کو ناکافی خوراک دی جاتی تھی۔



جس کی انہوں نے گورنر صاحب مدراس تک سے شکایت کی تھی۔ جبکہ گورنر صاحب جیل کا معائنہ کرنے گئے تھے۔ لیکن ان کی شکایات سنی نہیں گئی۔ بلوہ اس وقت جبکہ ہوا جبکہ قیدیوں پر گولیاں چلائی گئیں۔ جس سے دو قیدی ہلاک ہوئے اور کئی زخمی۔ اب بلوہ کے متعلق تحقیقات درپیش ہے۔ تحقیقات کسی ایسے افسر کے سپرد ہونی چاہئے۔ جو جانب داری کا مادہ نہ رکھتا ہو تاکہ معلوم ہو سکے کہ قیدیوں کی شکایت بجا ہیں یا بے جا۔ (ن)

چلتی ٹرین میں عورتوں کی لوٹ کی اور واردات

کچھ عرصہ ہوا کہ مقام ... سٹیشن کے نزدیک چلتی ٹرین میں ہندوستانی عورتوں کی لوٹ کی ایک واردات ہوئی تھی۔ حال میں ایسٹ انڈین ریلوے پر گیا سٹیشن کے نزدیک اسی قسم کی ایک اور واردات ہوئی ہے۔ ایک چور ہندوستانی عورتوں کے کمرہ میں داخل ہوا ہے۔ دیکھکر عورتوں نے شور مچایا۔ اور ایک عورت نے تو زنجیر کھینچکر ٹرین کھڑی کرنے کی کوشش کی۔ چور نے ایک بوڑھی عورت کو ٹرین سے نیچے پھینک دیا۔ اور کچھ مال لیکر آپ بھی کود گیا۔ ٹرین رک گئی اور بوڑھی عورت کو تلاش کیا گیا۔ جس خوش قسمتی سے زیادہ چوٹیں نہیں آئی تھیں۔ اب تفتیش درپیش ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اب ریلوے سفر میں ہندوستانی عورتوں کا جان و مال اور آبرو سخت خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ کیا گورنمنٹ اور ریلوے بورڈ اب بھی اس کا انسداد نہ کرینگے۔ (ن)

کیا ٹرکی بلقان کی جمہوری حکومت میں شامل ہوگا

خبر آئی ہے کہ سرویہ بلغاریہ مانٹی نیگرو اور یونان نے جو جنگ ٹرکی سے بلقان کو آزاد کرانے اور وہاں ایک جمہوری حکومت قائم کرانے کے لئے کی ہے۔ اس مطالب کو جہاں ٹرکی نے پہلے نہیں مانا تھا۔ وہاں اب ان لیا ہے گویا اب ٹرکی بھی بلقان کی جمہوری حکومت میں شامل ہو سلطنتوں کے انتظام کی غرض سے شامل ہونا چاہتا ہے۔ جس کی اس نے اپنے ساتھ یورپین سلطنتوں کو اطلاع بھی دیدی ہے ٹرکی کی ان سلطنتوں کے ساتھ صلح کی گفتگو جاری ہے اور صلح جلد ہو جائے گی۔ دیکھئے اس خبر میں صداقت کہاں تک ہے۔ تاہم صلح بہتر ہے۔ تاکہ خلق خدا جان و مال کے نقصان سے امن پائے۔ (راجپوت گزٹ)

ترکوں کو دو کروڑ روپیہ قرض دینے کی تجویز

حال میں مسلمانوں کے ایک جلسہ میں یہ تجویز کی گئی ہے۔ کہ اخبار کامریڈ کے ایڈیٹر مسٹر محمد علی نے گورنمنٹ ہند سے دریافت کیا تھا کہ کیا ہندوستان کے مسلمان ترکوں کو قرض دے سکتے ہیں۔ گورنمنٹ نے اس کا جواب ہاں میں دیا ہے۔ گورنمنٹ ٹرکی قرض حسنہ لینا نہیں چاہتی۔ بلکہ نوٹوں کی قسم کے تمسک دیکر قرض لینا چاہتی ہے۔ چنانچہ ہمیں ٹرکی کو کم از کم دو کروڑ روپیہ کی رقم قرض دینی چاہئے۔ ہم ٹرکی سے ۵-۵ روپیہ کے تمسک منگوا لینگے۔ انکو مسلمان خرید لینگے۔

ان کا روپیہ معہ سود مسلمانوں کو واپس کیا جائے گا۔ یہ تجویز جلسہ میں منظور کی گئی۔ اس سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں آجکل قوم پرستی کا جذبہ بہت زور پکڑ گیا۔ اور یہ مسلمانوں کے زندہ قوم ہونے کا ثبوت ہے۔ راجپوت اس سے سبق سیکھیں۔

رسید زر

سی-بی سکول ۱۹۱۲ء ۸ر-پادری-اے-ایل-حسن بقایا ۸ر-پادری ڈبلیو-ایل-مفصل اشتہار سے مسٹر جارج سرجو ۱۹۱۳ء ۸ر-منشی عبدالحق اشتہار ۸ر-مسٹر ایس-ایچ نجمن ۱۹۱۳ء ۸ر-ڈاکٹر آر-دنا ۱۹۱۳ء ۸ر-پادری ڈبلیو ایچ روزیری ۱۹۱۳ء ۸ر-پادری ڈبلیو اے ولسن ۱۹۱۳ء بقایا ۸ر پادری سی-جی-مریا ۱۹۱۳ء ۸ر-مولوی نذیر حسین ۲ کاپی ۴ر-مسٹر ایس نجمن ۱۹۱۳ء ۸ر-پادری ڈبلیو میکن بقایا ۱۹۱۲ء ۸ر مسٹر جان فلمنگ بقایا ۱۹۱۲ء ۸ر-ڈاکٹر آر بین ۸ر ڈاکٹر شرما معہ بقایا ۱۹۱۲ء للعہ-مسٹر این-ایل-کرسچن ۱۹۱۲ء ۸ر

مسٹر ایس-ڈی-نجمن ۱۹۱۳ء ۱۰ر

مسٹر پی-ڈی-جان لیس واسطے مسٹر داود-۱۹۱۳ء ۸ر

مس اے-بی سونٹ بقایا ۱۹۱۲ء ۴ر

۲ کاپی ۱۹۱۳ء ۸ر

دیگر کتب

حل مشکلات { پروفیسر جمیس آر صاحب حصہ اول ۶ر+

تحقیق بائبل { مصنفہ مرقس ڈاڈز صاحب - ۴-ر+

طالبان حق { کپتین فیر صاحب ڈی - ڈی - ۹ر+

سوال و جواب

فارسی اردو	قیمت	۲پائی
رومن اردو	″	۲پائی
گورمکھی	″	۲پائی
بچّوں کی پرورش	″	۱ر
تواریخ بائبل	″	۱عہ
حیاتِ مسیح	″	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	″	۸ر
سید عزلیس اُردو	″	ار
گورمکھی	″	ار

۱- اسلام میں مسیح ۱ر	۴- وشنو کے دس اوتار ۲ر
۲- ینابیع القرآن ۳ر	۵- آواگون یا آئندہ زندگی ۱ر
۳- بائبل یا قرآن ۱ر	۶- تناسخ کا کھنڈن ۲ر

۷- بہرہند معہ تصویرات اُردو عہ

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ ان کے مطالع سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے

۱- رامپال سنگھ رومن اُردو ۸ر
۲- تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳ر ۶ر+
۳- دولت لازوال اُردو ۳ر - ۵ر - ۲ر+
رومن اُردو ۸ر+
۴- عزت بے مثال اُردو ۳ر - ۵ر - ۲ر+
رومن اردو ۸ر+
۵- اصلاح اخلاق ۴ر+
۶- ہند کی افلاس کا انسداد ار+
۷- شادی کی بابت خیالات ار+
۸- سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۹- صفائی کی ضرورت ۳ پائی +
۱۰- رہنمائے تعلیم رومن اُردو ۴ر+

تواریخ کلیسیا

دی ہسٹری آف دی چرچ

یہہ کتاب ترمیم کرکے بنام کلیسیا کی تواریخ کا اختصار جو کہ ۱۸۹۵ء میں چھپی تھی - پادری - ای - ایم ویری صاحب ڈی - ڈی نے جس وقت وہ تھیالوجیکل سیمنری سہارنپور میں پروفیسر تھے - تیار کی تھی یہہ ترمیم شدہ کتاب بہت جلد تیار ہو جائیگی - اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے درج ہیں - یہہ نہ صرف ٹکسٹ بک ہو - بلکہ عام ناظرین کے لئے دلچسپ کتاب ہو - قیمت فی جلد عہ+

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہو - اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھہ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں - تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں - اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے - قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی - نمونہ چار آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام پادری ای - ایم ویری ڈی - ڈی - آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

یہہ کتابیں کرسچین بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

خضاب لاجواب

دلپسند خاص و عام

یہہ تیل ہی تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالوں پر لگادو لگاتے ہی سفید بال کالے بھورے ہوجاتے ہیں بال ایسے کالے اور چمکدار معلوم ہوتے ہیں جیسا اٹھارہ برس کا جوان ہر ہفتہ میں ایکبار اگر اس نایاب تیل کو سر کے اوپر یا ڈاڑھی یا مونچھ پر لگایا جاوے وہ آدمی ہمیشہ خلائق کی نظروں میں جوان معلوم ہوگا۔ نہایت پختہ رنگ عجیب تیل ہی۔ ایک آدمی کے لئے ایک بکس چھہ ماہ تک چلتا ہی قیمت فی بکس ایک روپیہ (۱۰) آرڈر بذریعہ وی پی آنے چاہئیں +

ملنے کا پتہ۔ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ماٹڈوی نمبر ۳ بمبئی

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہی۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں + چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ار سے لیکر دو روپیہ تک ہی۔ نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو پی سے طلب کر سکتے ہیں +

ایم۔ ایم کاپتی کی کمپنی

سنگ مرمر و نلہا کا بیوپاری

زمین و دیوار اور فرنیچر کے لائق مفید اور قیمتی ہلادیان مارسلز کی رنگین اور لال لادیاں و منگلولوتی نلہا اور سنگ مرمر کے چوکھٹے۔ پارٹ لینڈ لینڈ سیمنٹ وغیرہ ہمارے یہاں یکجائی اور علیحدہ علیحدہ بھی کفایت کے نرخ سے ملیں گے +

ملنے کا پتہ

ایم۔ ایم کاپتی اینڈ کمپنی نمبر ۸ ۴۸ کسٹم ہاوس روڈ سرکل بمبئی

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھاکر سو جاؤ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گرمی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی تب معمول ناشتہ کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں کل ہی بنتی ہیں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے قیمت سو گولیوں کی ڈبیہ (۵ر) ایک سے چھہ ڈبیہ تک محصول ڈاک پانچ آنہ (۵ر)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لفظ میں پہاڑ ہوجاتا ہی یہہ دوا لفظ میں اُسکو پانی کردیتا ہی۔ درد ریاح جیسے بیں جھک ٹیکہ رگوں میں لہر ہیں۔ کسی کی سے جڑا ہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہوجاتا ہی۔ درد وغیرہ نصف میں ہو دور ہوجاتا ہی قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھہ آنہ محصولڈاک ایک سے چھہ ڈبیہ تک ۵ر آنہ +

المشتہر

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہی اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہی۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہی اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہی اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہی ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہوسکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گیوتم راؤ کیشو اوشدھالیا

میں

بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر رامن گوپال کا آیوڈائزڈ ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہان مشہور سارساپریلا بہتیری دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہی کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کرکے اُسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہو تو اُسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہوجاتے ہیں۔ اس میں کچھ اندیشہ نہیں۔ یہہ سارساپریلا خون بگڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا کمال رکھتا ہے اور ان سے پیدا ہونیوالی بیقدار بیماریاں لقوا گٹھیا منہہ اور بدن کے دیگر حصوں پر داغ پڑنا یادداشت میں کمی ہونا چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے پھوڑے ہوجانا۔ اور سیاہ داغ پڑنا۔ تالو منہہ یا گلے میں سوراخ ہوجانا۔ ہاتھ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آماس کرآنا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہوجانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھہ سر اور ہاتھ پاؤں کا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا وغیرہ پرانے جھگڑے عارضوں پر یہہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہی قیمت فی شیشی ۱۰ محصولڈاک ۶ر +

ملنے کا پتہ۔ **گیوتم راؤ کیشو کا دواخانہ ٹھاکردوار۔ بمبئی**

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام واکی براؤن چھپا